

## نظیری نیشاپوری

محمد حسین نام، نظیری تخلص اور وطن نیشاپور (ایران) تھا۔ دسویں صدی ہجری میں بڑے صیغہ پاک و ہند کے تیموری بادشاہوں کی ادب دوستی اور داد و دہش کا چرچا سن کر بہت سے دوسرے شعراء کی طرح بڑے صیغہ چلے آئے۔ شہنشاہ اکبر اور شہنشاہ جہانگیر کی مدح میں قصیدے گہ کر ان کے دربار میں باریاب ہوئے۔ انہوں نے شاعری کو ذریعہ معاش نہیں بنایا اور تجارت کے سلسلے میں گجرات (احمد آباد - بھارت) میں مقیم رہے۔ ۱۶۱۲ء / ۱۰۲۱ھ میں وہیں وفات پائی۔

نظیری نیشاپوری بڑے صیغہ میں آنے والے ایک عظیم شاعر تھے۔ انہوں نے تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی لیکن ان کی اصل شہرت ان کی اثر انگیز غزلوں کی وجہ سے ہے۔ نظیری کی غزلیں جذبہ و احساس اور فکرو فن کا دلکش امتزاج ہیں۔ خوبصورت تشبیہیں اور استعارے اور بیان کے نئے سے نئے پیرائے ان کے کلام کا طرہ امتیاز ہیں۔ ان کے ہاں موسیقی کا عنصر بھی بہت نمایاں ہے ان کی شاعری پر بڑے صیغہ کی مقامی زبانوں اور ثقافت کے واضح اثرات بھی ملتے ہیں۔ معاملاتِ عشق و محبت کی چھوٹی چھوٹی اور بظاہر غیر اہم باتوں کو وہ اتنی ہنرمندی سے بیان کرتے ہیں کہ اہل ذوق متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

عام طور پر غزل کا ہر شعر، جداگانہ موضوع سے متعلق ہوتا ہے لیکن نظیری کی بعض غزلوں میں فکری وحدت اور مضمون کا تسلسل بھی نظر آتا ہے۔ یہی ان کی شاہکار غزلیں قرار پاتی ہیں۔

## غزل

چه خوش است ازدو یکدل سِرْخُرف باز کردن  
سُخْنِ گذشته گفتن، گِلِه را دراز کردن

اَثَرِ عتاب بُردن زِ دل هم اندک اندک  
به بدیهه آفریدن، به بهانه ساز کردن

تواگر به جور سُوزی، ز جفا کشان نیاید  
به جز از دُعایِ جانت زِ سِر نیاز کردن

نه چنان گرفته ای جابه میان جان شیرین  
که توان تُرا و جانِ رازِ هم امتیاز کردن

توبه خویشتن چه کردی که به ماگنی نظیری  
به خُدا که وا جب آمد زِ تُو احترام کردن

(نظیری نیشاپوری)

## فرہنگ

|                                            |   |                  |
|--------------------------------------------|---|------------------|
| کیا ہی اچھا ہے، کتنا اچھا لگتا ہے !        | : | چہ خوش است       |
| (یک + دل) گہرا دوست۔                       | : | یکدل             |
| گفتگو کا آغاز کرنا، بات چیت شروع کرنا۔     | : | سرِ حرف باز کردن |
| (گزشتن سے اسمِ مفعول) گزرا ہوا/ گزری ہوئی۔ | : | گزشتہ            |
| طول دینا، پھیلا نا                         | : | دِراز کردن       |
| غم و غصہ۔                                  | : | عتاب             |
| لے جانا، ختم کرنا۔                         | : | بُردن            |
| ایک دوسرے کے دل سے۔                        | : | زِ دلِ ہم        |
| تھوڑا تھوڑا، آہستہ آہستہ۔                  | : | اندک اندک        |
| فوری طور پر کوئی بات بنانا۔                | : | بدیہہ آفریدن     |
| بہانہ بنانا۔                               | : | بہانہ ساز کردن   |
| (جفاکش کی جمع) ظلم سہنے والے، مظلوم۔       | : | جفاکشان          |
| تیری جان کی (سلامتی) کی دعا۔               | : | دُعاِ جانّت      |
| ایک دوسرے سے۔                              | : | زِ ہم            |
| پہچاننا، الگ الگ کرنا۔                     | : | امتیاز کردن      |
| خدا کی قسم۔                                | : | بِ خدا           |
| واجب ہے۔                                   | : | واجب آمد         |
| پرہیز کرنا، بچنا۔                          | : | احتراز کردن      |

## تمرین

- ۱۔ ”یکدل“ چه معنی دارد؟
- ۲۔ منظور از بیتِ دَوَم چیست؟
- ۳۔ ”حرفِ شرط“ در کدام بیت آمده است؟
- ۴۔ بیتِ چهارم را بہ نثرِ سادہ و روان بنویسید۔
- ۵۔ قوافی و ردیفِ این غَزَل را بنویسید۔
- ۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:
- خوش۔ اندک۔ جفا۔ شیرین۔ جور۔
- ۷۔ مندرجہ ذیل افعال کیا ہیں؟ ان کی گردانیں ترجمے سمیت لکھیے:
- سُوزی۔ نیاید۔ گرفتہ ای۔ کردی۔ آمد۔
- ۸۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکبِ اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے۔

☆☆☆